قادیانیوں کو دعوت اسلام (آخری قسط)

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ

3۔ ہمارے بھائیوں کو اس پر بھی غور کرنا چاہیے کہ دنیا کی بہت سی قوموں کو اسی ''بروز،، اور عین،، کے عقیدوں نے برباد کیا ہے، عیسائی قوم کی مثال تمہارے سامنے ہے کہ انھوں نے کس طرح خدا کو انسانی مظہر میں اتار کر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو خدا اور خدا کا بیٹا بنایا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام شکم مادر سے پیدا ہوئے، وہ اور ان کی والدہ انسانی احتیاج کے تمام تقاضے رکھتی تھیں، اس کھلی ہوئی ہدایت کے خلاف عیسائیوں نے ''مسیح عین خدا ہے،، کا دعویٰ کرڈالا اور وہ ''تین ایک، ایک تین،، کے جال میں ایسے پھنسے کہ اس پر پولوسی مذہب کی پوری عمارت تعمیر کرڈالی، کاش ہمارے بھائیوں نے اس سے عبرت لی ہوتی اور اسلام جن غلط نظریات کو مٹانے کے لیے آیا تھا اسلام ہی کے نام پر ان غلطیوں کا اعادہ نہ کرتے، قادیانی یہ دعوے کرتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے ''مرزا عین محمد ہے،، کا نظریہ ایجاد کر کے عیسائیت کی بنیادوں کو اور مستحکم کردیا، ذرا سوچیے اگر عیسائی یہ سوال کریں کہ ''اگر مسیح موعود عین محمد ہوسکتا ہے تو مسیح ابن مریم عین خدا کیوں نہیں ہوسکتا؟ تو آپ کے پاس خاموشی کے سوا اس کا کیا جواب ہوگا۔ پھر اگر مرزا غلام احمد قادیانی ''بروز محمد،، ہونے کی وجہ سے،، عین محمد ہیں تو وہ بروز خدا'' ہونے کا بھی دعویٰ ہے۔ اب اگر ان کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ''بروز'' ہونے کی وجہ سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت مع تمام صفات وکمالات کے حاصل ہے حتیٰ کہ نام، کام مقام اور منصب ومرتبہ بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا حاصل ہو چکا ہے تو ''بروز خدا'' ہونے کی وجہ سے ان کو خدائی مع اپنے تمام صفات وکمالات کے کیوں حاصل نہیں؟

4۔ ہمارے بھولے ہوئے بھائیوں کو ایک اور نکتہ پر بھی غور کرنا چاہیے وہ یہ کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو احساس تھا کہ ان کا دعویٰ نبوت آیت خاتم النبیین اور حدیث لا نبی بعدی کے منافی ہے، اس سے بچنے کے لیے انھوں نے ''فنافی الرسول،، اور ''ظل وبروز،، کا راستہ اختیار کیا، اور دعویٰ کیا کہ چونکہ وہ بروزی طور پر بعینہ محمد رسول اللہ کی بعثت ثانیہ کا مظہر ہیں اس لیے ان کے دعویٰ نبوت سے ختم نبوت کی مہر نہیں ٹوٹتی، ہاں اگر ''محمد رسول اللہ،، کی جگہ کوئی اور آتا تو ختم نبوت کی مہر ضرور ٹوٹ جاتی۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے بروز نظریہ پر جتنا غور کرو اس کی غلطی واضح ہوتی جائے گی، واقعہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی بروزی بعثت نے عقیدہ ''توحید ور تثلیث،، پر مہر تصدیق ثبت کردی یا یوں کہا جائے کہ انھوں نے محمد رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قادیاں میں (بشکل مرزا) دوبارہ اتار کر ایک ''جدید عیسائیت،، کی طرح ڈال دی۔

5۔ اسی بحث کا ایک اور پہلو بھی غور طلب ہے، عیسائیوں نے جب یہ دعویٰ کیا کہ ''مسیح خدا کا اکلوتا بیٹا ہے، تو انھیں حضرت مسیح کی والدہ کو معاذ اللہ خدا کے رشتۂ زوجیت میں منسلک کرنا پڑا، اسی لیے قرآن کریم نے جہاں عقیدہ ولدیت کی نفی کی وہاں عقیدہ زوجیت کی بھی نفی فرمائی، انی یکون لہ ولد ولم تکن لہ صاحبہ (الانعام:۱۰۱) اسی طرح جب مرزا غلام احمد قادیانی کہتے ہیں کہ وہ بروزی طور پر (معاذ اللہ بعینہٖ محمد رسول اللہ ہیں، اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر صفت اور ہر کمال انھیں بروزی طور پر حاصل ہے، تو اس کا بدیہی نتیجہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اس سے گندی گالی ہو سکتی ہے۔ اور کوئی مسلمان جس کے دل میں ذرا بھی شرم و حیا ہو وہ اس بدترین حملہ کو برداشت کر سکتا ہے؟

میں یہاں یہ وضاحت کر دینا چاہتا ہوں کہ ازواج مطہرات کی قدر و منزلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس نبوت سے زیادہ نہیں، اگر ازواج مطہرات کے حق میں یہ دریدہ دہنی ناقابل برداشت ہے اور یہ بات سنتے ہی ایک باغیرت آدمی کی آنکھوں میں خون اتر آتا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت و نبوت کو جو شخص اپنی طرف منسوب کرتا ہے اسے کیونکر برداشت کر لیا جائے۔

ایک ہے کسی شخص کا نفس نبوت کا دعویٰ کرنا، اور را ایک ہے بعینہٖ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت و نبوت اور کمالات رسالت کا دعویٰ کرنا، دونوں میں زمین آسمان کا فرق ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نفس نبوت کا دعویٰ بھی کفر ہے، لیکن مرزا غلام احمد قادیانی نے صرف نبوت کا دعویٰ نہیں کیا بلکہ ظل بروز کی آڑ میں رسالت محمدیہ کو اپنی جانب منسوب کیا ہے، وہ کہتا ہے کہ میں نبی ہوں، مگر میری نبوت کوئی نئی نبوت نہیں، نہ میں کوئی نیا نبی ہوں، بلکہ بروزی طور پر بعینہٖ محمد رسول اللہ ہوں، جو پہلے مکہ میں مبعوث ہوا تھا اور اب قادیاں میں دوبارہ اسی کا ظہور ہوا ہے، مرزا غلام احمد قادیانی کی جماعت کا ترجمان روزنامہ ''الفضل،، لکھتا ہے:

''اے مسلمان کہلانے والو! اگر تم واقعی اسلام کا بول بالا چاہتے ہو اور باقی دنیا کو اپنی طرف بلاتے ہو تو پہلے خود سچے اسلام کی طرف آ جاؤ، جو مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) میں ہو کر ملتا ہے، اسی کے طفیل آج بر و تقویٰ کی راہیں کھلتی ہیں اسی کی پیروری سے انسان فلاح و نجات کی منزل مقصود پر پہنچ سکتا ہے، وہ وہی فخر الاولین و آخرین ہے جو آج سے تیرہ سو برس پہلے رحمۃ اللعالمین بن کر آیا تھا اور اب اپنی تکمیل تبلیغ کے ذریعہ ثابت کر گیا کہ واقعی اس کی دعوت جمیع ممالک و ملل عالم کے لیے تھی۔ فصلی اللہ علیہ وسلم۔،، (الفضل ۲۶ ستمبر ۱۹۱۵ء)

اس لیے مرزا غلام احمد قادیانی کا جرم صرف یہ نہیں کہ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا، بلکہ اس سے بھی بدتر جرم یہ ہے

کہ اس نے ظل و بروز کی من گھڑت اصطلاحوں کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر چیز کو اپنی منسوب کرلیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی زوجہ مطہرہ کا نام نامی ''خدیجہ رضی اللہ عنہا'' تھا، مگر بے غیرتی اور بے حیائی کی حد ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے محمد رسول اللہ بننے کے شوق میں ''خدیجہ'' کو بھی اپنی طرف منسوب کرلیا، مرزا کا الہام ہے:

اذکر نعمتی رائیت خدیجتی میری نعمت کو یاد کر تو نے میری خدیجہ کو دیکھا۔''

(تذکرہ طبع دوم ۳۸۷ طبع سوم ص: ۳۷۷)

اشکر نعمتی رائیت خدیجتی ''میری نعمت کا شکر کر کہ تو نے میری خدیجہ کو دیکھا'' (تذکرہ ص: ۱۰۹)

افسوس ہے کہ اس کی مزید تشریح کی ایمانی غیرت اجازت نہیں دیتی۔

مرا درویست اندرول اگر گویم زباں سوزو وگروم ور کشم ترسم کہ مغز استخوان سوزو

بہر حال ''محمد رسول اللہ،، کے ساتھ ''خدیجہ،، کی نسبت مرزا غلام احمد قادیانی کی نفسیاتی ذہنیت کی نشاندہی کے لیے کافی ہے۔ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے ذرا بھی ایمانی غیرت اور انسانیت سے نوازا ہو اس کے لیے اس کے دقیق پہلوؤں کا مطالعہ مشکل نہیں۔

6۔ ہمارے بھائیوں کو یہ بھی سوچنا چاہیے کہ کیا مرزا غلام احمد قادیانی کی جسمانی و دماغی صحت، ان کے اس دعوے سے کہ میں ''محمد رسول اللہ ہوں،، اس بارے میں ہر عام وخاص جانتا ہے کہ وہ بہت پیچیدہ امراض کا نشانہ تھے، جن میں سے چند امراض کی فہرست حسب ذیل ہے:

۱۔ بدہضمی	(ریویو، مئی ۱۹۲۸ء)
۲۔ تشنج دل	(ضمیمہ اربعین نمبر ۳ نمبر ۴ ص: ۴، خزائن ص: ۴۷۱، ج: ۱۷)
۳۔ تشنج اعصاب	(سیرۃ المہدی ص: ۱۳، ج: ۱)
۴۔ جسمانی قویٰ مضمحل	(آئینہ احمدیت ص: ۱۸۶، دوست محمد)
۵۔ دق	(حیات احمد جلد دوم نمبر اوّل ص: ۷۹ یعقوب علی)
۶۔ سل	(سیرۃ المہدی ص: ۵۵، ج: ۲، بدر جون ۱۹۰۶ء)
۷۔ مراق	(سیرۃ المہدی ص: ۵۵، ج: ۲، بدر جون ۱۹۰۶ء)
۸۔ ہسٹیریا	(سیرۃ المہدی ص: ۱۳، ج: ۱ ص: ۵۵، ج: ۲)
۹۔ دماغی بے ہوشی	(الحکم ۲۱ مئی ۳۴ء)

۱۰۔غشی	(سیرۃ المہدی ص:۱۳، ج:۱)
۱۱۔سوسو بار پیشاب	(ضمیمہ اربعین ص:۴، نمبر۴)
۱۲۔کثرت اسہال	(نسیم دعوت ۶۸)
۱۳۔دل ودماغ سخت کمزور	(تریاق القلوب ص:۳۵)
۱۴۔قولنج زحیری	(ص:۳۴۴)
۱۵۔مسلوب القوی	(آئینہ احمدیت ص:۱۸۶)
۱۶۔ذیابیطس	(نزول المسیح ص:۲۰۹، حاشیہ)
۱۷۔اریگن	(مکتوبات احمدیہ)
۱۸۔دوران سر	(نزول المسیح ص:۲۰۹ حاشیہ)
۱۹۔شدید دردسر جس کا آخری نتیجہ مرگی	(حقیقۃ الوحی ۳۶۳)
۲۰۔حافظہ نہایت ابتر	(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم ص:۳ وص:۲۱)
۲۱۔حالت مردی کالعدم	(تریاق القلوب، ص:۳۵)
۲۲۔سستی نامردی	(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم (۳) ص:۱۴)

خود مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں: ''مجھے دو مرض دامن گیر ہیں، ایک جسم کے اوپر کے حصہ میں کہ سردرد اور دوران سر اور دوران خون کم ہو کر ہاتھ پیر سرد ہو جانا نبض کم ہو جانا اور دوسرے جسم کے نیچے میں کہ پیشاب کثرت سے آنا اور اکثر دست آتے رہنا، یہ دونوں بیماریاں قریب بیس برس سے ہیں۔'' (نسیم دعوت، ص:۱۷۱)

''میں ایک دائم المرض آدمی ہوں'' ہمیشہ دردسر اور دوران سر، کمی خواب اور تشنج دل کی بیماری دورہ کے ساتھ آتی ہے، اور دوسری بیماری ذیابیطس ہے کہ ایک مدت سے دامن گیر ہے اور بسا اوقات سوسو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب آتا ہے اور اس قدر کثرت پیشاب سے جس قدر عوارض ضعف وغیرہ ہوتے ہیں وہ سب میرے شامل حال رہتے ہیں۔'' (ضمیمہ اربعین ۳)

''مجھے دوران سر کی بہت شدت سے مرض ہوگئی ہے پیروں پر بوجھ دے کر پاخانہ پھرنے سے مجھے سر کو چکر آجاتا ہے۔''
(خطوب امام بنام غلام ص:۶)

''کوئی وقت دوران سر (سر کے چکر) سے خالی نہیں گزرتا، مدت ہوئی نماز تکلیف سے بیٹھ کر پڑھی جاتی ہے بعض اوقات درمیان میں توڑنی پڑتی ہے، اکثر بیٹھے بیٹھے ریگن ہو جاتی ہے۔'' (مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر۲، ص:۸۸)

''مجھ کو دو بیماریاں ہیں ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی یعنی مراق اور کثرت بول''۔

(رسالہ تشحیذ الاذہان، جون ۱۹۰۶ء)

مرزا غلام احمد قادیانی کی اہلیہ کی روایت ہے کہ: ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پہلی دفعہ دوران سر اور ہسٹیریا کا دورہ بشیر اول کی وفات ۴/نومبر ۱۸۸۸ء کے چند دن بعد ہوا تھا، اس کے بعد آپ کو باقاعدہ دورے پڑنے لگے، جن میں ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے تھے، بدن کے پٹھے کھنچ جاتے تھے، خصوصاً گردن کے پٹھے اور سر میں چکر ہوتا تھا۔'' (سیرۃ المہدی صفحہ ۱۳ جلد ۱)

مرزا غلام احمد قادیانی کے ایک مرید ڈاکٹر شاہنواز لکھتے ہیں ''حضرت قادیانی کی تمام تکالیف مثلاً دوران سر، کمی خواب، تشنج دل، بدہضمی، اسہال، کثرت پیشاب اور مراق وغیرہ کا صرف ایک ہی سبب تھا، اور وہ عصبی کمزوری تھا۔''

(رسالہ ریویو آف ریلیجز مئی ۱۹۲۷ء)

مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی کا آخری فقرہ ''میر صاحب! مجھے وبائی ہیضہ ہو گیا ہے۔'' (مندرجہ حیات ناصر ص: ۱۴)

اب انصاف فرمایئے کہ کیا ان تمام امراض کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا جا سکتا ہے؟ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی نعوذ باللہ مراق، ہسٹیریا، ذیابیطس، سلسل البول، کثرت اسہال، سوء ہضم، ضعف قلب، ضعف دماغ، ضعف اعصاب حتیٰ کہ ''حالت مردی کالعدم'' کے شکار ہو سکتے تھے؟ استغفر اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو خیر سید البشر اور افضل الرسل ہیں، کیا دنیا کی کوئی بھی تاریخ ساز شخصیت بیک وقت ان تمام امراض کے باوجود مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ دعویٰ کرنا کہ میں محمد رسول اللہ ہوں، دنیا کے سامنے سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا تصویر پیش کرتا ہے۔ جب ایک طرف مرزا غلام احمد قادیانی اپنی زبان و قلم سے مراق، ہسٹیریا، ذیابیطس، ضعف دل و دماغ، حافظہ کی ابتری و خرابی، سو سو بار پیشاب، اکثر دست آتے رہنا۔ اور حالت مردی کالعدم کا اقرار کرتے ہیں اور دوسری طرف وہ بڑی شوخ چشمی سے خود کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز و مظہر اور ''حسن و احسان میں آپ کا نظیر'' کہتے ہیں تو غیر اقوام کیا یہ فیصلہ نہیں کریں گی کہ مسلمانوں کا ''محمد رسول اللہ'' بھی قادیانیوں کے ''محمد رسول اللہ'' کی طرح معاذ اللہ انھی امراض ہوگا، اور اس کی دماغی چولیں بھی خدانخواستہ ٹھکانے نہیں ہوں گی؟ مراق اور ذیابیطس کی چادریں اس کے بھی زیب بدن ہوں گی۔ معاذ اللہ۔

7۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ دعویٰ کہ وہ محمد رسول اللہ کا ''بروز'' ہیں اور محمد رسول اللہ کی دوبارہ بعثت مرزا غلام احمد قادیانی کے ''روپ'' میں ہوئی ہے، ایک اور پہلو سے بھی غور طلب ہے وہ یہ کہ مرزا غلام احمد قادیانی بروز کی تفسیر ''جنم'' اور اوتار'' کے ساتھ کرتے ہیں اور وہ خود کو کبھی محمد رسول اللہ کا بروز کہتے ہیں، کبھی عیسیٰ علیہ السلام کا کبھی تمام انبیاء کا کبھی ہندوؤں کے کرشن جی مہاراج کا اور کبھی برہمن کا۔ ہندوؤں کے نزدیک انسان کی جزاء و سزا کے لیے یہی صورت قدرت کی جانب سے مقرر ہے کہ

اسے نیک وبد اعمال کے مطابق کسی اچھے یا برے قالب میں منتقل کر کے پھر دنیا میں بھیج دیا جائے، جس کو وہ دنیا جنم، اور نئی جون کہتے ہیں مرزا کو دعویٰ ہے کہ محمد رسول اللہ کو دوبارہ مرزا غلام احمد قادیانی کے قالب میں بھیجا گیا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ (ہندوؤں کے عقیدہ تناسخ اور مرزا غلام احمد قادیانی کے عقیدہ ''بروز،، کے مطابق) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نعوذ باللہ پہلی ''جون،، میں کون سا پاپ ہوا تھا کہ انھیں دوبارہ مرزا غلام احمد قادیانی کی ناقص شکل میں بھیج دیا گیا؟ پہلی بعثت میں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحیح البدن تھے اور دوسری بعثت میں انواع واقسام کے امراض خبیثہ کا مجموعہ بن گئے۔ پہلے بعثت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضاء صحیح سالم تھے۔ اور دوسری بعثت میں دائیں ہاتھ سے معذوری پہلی بعثت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم جری اور بہادر تھے، دوسری بعثت میں ضعف دل ودماغ کے مریض پہلی بعثت میں صاحب شریعت تھے اور دوسری بعثت میں شریعت ونبوت سے محروم، پہلی بعثت میں شعر گوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند وبالا مقام کے لائق نہ تھی اور دوسری بعثت میں آپ شاعر تھے۔ پہلی بعثت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے مجاہد اعظم اور فاتح اعظم تھے، اور دوسری بعثت میں دجال کے غلام۔ پہلی بعثت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ''نبی امی،، تھے، اور دوسری بعثت میں آپ کو فضل الٰہی (شیعہ) کے سامنے زانوے تلمذ طے کرنا پڑے۔

پہلی بعثت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت وعظمت کا یہ عالم تھا کہ دنیا کے جابر وقاہر بادشاہوں کو خاطر میں نہ لاتے تھے، اور دوسری بعثت میں آپ کے عجز ودر ماندگی کا یہ عالم ہوا کہ نصرانی ملکہ کو (جس کو کبھی غسل جنابت بھی نصیب نہ ہوا) یہ عرض داشت پیش کرنے لگے:

''اس عاجز (مرزا غلام احمد قادیانی) کو وہ اعلیٰ درجہ کا اخلاص اور محبت اور جوش اطاعت حضور ملکہ معظّمہ اور اس کے معزز افسروں کی نسبت حاصل ہے جو میں ایسے الفاظ نہیں پاتا۔ جن میں اس اخلاص کا اندازہ بیان کر سکوں اسی سچی محبت اور اخلاص کی تحریک سے جشن شست سالہ جوبلی کی تقریب پر میں نے ایک رسالہ حضرت قیصرہ ہند دام اقبالہا کے نام تالیف کر کے اور اس کا نام ''تحفہ قیصریہ،، رکھ کر جناب ممدوحہ کی خدمت میں بطور درویشانہ تحفہ کے ارسال کیا تھا، اور مجھے قوی یقین تھا کہ اس کے جواب سے مجھے عزت دی جائے گی، اور امید سے بڑھ کر میری سرفرازی کا موجب ہوگا۔ مگر مجھے نہایت تعجب ہے کہ ایک کلمہ شاہانہ سے بھی ممنوں نہیں کیا گیا، اور میرا کانشنس ہرگز اس بات کو قبول نہیں کرتا کہ وہ ہدیہ عاجزانہ یعنی رسالہ تحفہ قیصریہ حضور ملکہ معظّمہ میں پیش ہوا ہو اور پھر میں اس کے جواب سے ممنوں نہ کیا جاؤں، یقیناً کوئی اور باعث ہے جس میں جناب ملکہ معظّمہ قیصرہ ہند دام اقبالہا کے ارادہ اور مرضی اور علم کو کچھ دخل نہیں، لہٰذا اس حسن ظن نے جو حضور ملکہ معظّمہ دام اقبالہا کی خدمت میں رکھتا ہوں مجھے مجبور کیا کہ میں اس تحفہ یعنی رسالہ تحفہ قیصریہ کی طرف جناب ممدوحہ کو توجہ دلاؤں اور شاہانہ منظوری کے چند الفاظ سے خوشی حاصل کروں، اسی غرض سے یہ عریضہ روانہ کرتا ہوں۔،،

''میں دعا کرتا ہوں کہ خیر وعافیت اور خوشی کے وقت میں خدا تعالیٰ اس خط کو حضور قیصریہ ہند دام اقبالہا کی خدمت میں پہنچا دے، اور پھر جناب ممدوحہ کے دل میں الہام کرے کہ وہ اس سچی محبت اور سچے اخلاص کو، جو موصوفہ کی نسبت میرے دل میں ہے، اپنی پاک فراست سے شناخت کرلیں اور رعیت پروری کی رو سے مجھے رحمت جواب سے ممنوں فرمادیں۔،،

(ستارہ قیصریہ ص:۲)

پہلی بعثت کی عظمت وبرتری اور عالیشان پر نظر کرو، اور پھر دوسری بعثت کی اس گراوٹ، چاپلوسی، خوشامد اور ناصیہ فرمائی کو دیکھو۔ دوسری بعثت میں قادیان کا محمد رسول اللہ، صلیب پرست اور نجس ملکہ کو اپنی محبت واخلاص، اطاعت ووفا شعاری اور بندگی وغلامی کا کن گھٹیا الفاظ میں یقین دلاتا ہے اور اسے طویل طویل لیکن بے مغز و بے مصرف خطوط پے در پے بھیجتا ہے، لیکن وہ اس ''غلام بن غلام'' کو خط کی رسید بھیجنا بھی گوارا نہیں کرتی۔ پہلی بعثت کی وہ عظمت ورفعت۔ اور دوسری بعثت کی یہ پستی اور گراوٹ؟ سوچو اور سوچ کر بتاؤ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے العیاذ باللہ پہلی بعثت میں وہ کون سا گناہ ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی سزا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قادیان کے ایک مغل بچہ کے روپ میں دوبارہ دنیا میں بھیج دیا؟

8۔ اس سے بڑھ کر تعجب خیز مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ دعویٰ ہے کہ: ''دوسری بعثت کی روحانیت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی روحانیت سے اقوی اور اکمل اور اشد ہے۔،، (خطبہ الہامیہ ۱۸۱) اور روحانی ترقیات کی طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تو صرف پہلا قدم ہی اٹھ سکا تھا، لیکن مرزا روحانی ترقیات کی آخری چوٹی تک پہنچ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اسلام ہلال کی مانند تھا۔ (جس کی کوئی روشنی محسوس نہیں ہوا کرتی) لیکن مرزا کے طفیل وہ بدر کامل بن چکا ہے۔ جس شخص کے سینے میں دل اور دل میں ایمان کی ذرا بھی رمق موجود ہو، جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے عقیدت ومحبت کا ادنیٰ سے ادنیٰ تعلق بھی ہو اور جس کی چشم بصیرت سیاہ سفید کے درمیان تمیز کرنے کی کسی درجہ میں بھی صلاحیت رکھتی ہو کیا وہ مرزا غلام احمد قادیانی کے ان تعلّی آمیز دعوؤں کو ایک لمحہ کے لیے بھی قبول کرسکتا ہے جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صریح توہین وتنقیص پائی جاتی ہے؟

9۔ چلیے اس کو بھی جانے دیجئے، ذرا اس نکتہ پر غور فرمایئے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی ''اعلیٰ واکمل روحانیت'' نے دنیا میں کون سا روحانی انقلاب برپا کرڈالا۔ ان کے ''بدر کامل'' نے دنیا کو کیا روشنی عطا کی؟ اور ان کے ''روحانی عروج'' نے سفلی خواہشات اور مادیت کے سیلاب کے سامنے کون سا بند باندھ دیا؟ ہر چیز کو جھٹلایا جاسکتا ہے مگر ساری دنیا کے مشاہدہ کو جھٹلانا ممکن نہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی ''بعثت ثانیہ'' پر کامل صدی کا عرصہ گزر چکا ہے۔ دنیا کے حالات پر نظر کر کے فیصلہ کرو کہ کیا مرزا غلام احمد قادیانی کے ان بلند آہنگ دعوؤں سے دنیا کا رخ بدلا؟ فسق وفجور، ظلم اور کفر وارتداد میں کوئی کمی واقع ہوئی؟ گھر بیٹھے

اعلیٰ واکمل روحانیت کے دعوے کیسے جانا کیا مشکل ہے مگر سوال تو یہ ہے کہ اس ''روحانیت،، کا مصرف کیا تھا، اس کا نتیجہ کیا نکلا؟

ساری دنیا کی اصلاح کا قصہ بھی رہنے دیجئے، خود مرزا غلام احمد قادیانی کے ہاتھ پر جن لوگوں نے بیعت کی اور سالہا سال تک ان کی صحبت سے جو لوگ مستفید رہے، سوال یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی ''اعلیٰ واکمل روحانیت،، نے کم از کم انھی کی زندگیوں میں کیا انقلاب برپا کیا؟ اس کے لیے کسی خارجی شہادت کی ضرورت نہیں، بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۸۹۳ء کے ''اشتہار التوائے جلسہ،، میں جو ''شہادۃ القرآن،، کے ساتھ ملحق ہے، اپنی جماعت کی ''اخلاقی بلندی،، کا جو نقشہ کھینچا ہے اسی کا مطالعہ کافی ہے۔ اس کا خلاصہ یہاں درج کرتا ہوں۔

مرزا کی ''بعثت ثانیہ،، پر تیرہ چودہ سال کا عرصہ گزر رہا ہے، مگر ان کی جماعت کے بیشتر افراد بقول ان کے اب تک نااہل، بے تہذیب، ناپاک دل، للّٰہی محبت سے خالی، پرہیزگاری سے عاری، کج دل، متکبر، بھیڑیوں کی مانند، سفلہ، خودغرض، لڑا کے، حملہ آور، گالیاں بکنے والے، کینہ ور، کھانے پینے پر نفسانی بحثیں کرنے والے، نفسانی لالچ کے مریض، بدتہذیب، ضدی، درندوں سے بدتر اور درحقیقت جھوٹ کو نہ چھوڑنے والے ہیں۔

مزید تیرہ چودہ سال بعد ان کی جماعت کی اخلاقی سطح جس قدر بلند ہوئی، مرزا غلام احمد قادیانی اپنی آخری تصنیف میں اس کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچتے ہیں:

''ابھی تک ظاہری بیعت کرنے والے بہت سارے ایسے ہیں کہ نیک ظنی کا مادہ بھی ہنوز ان میں کامل نہیں، اور ایک کمزور بچہ کی طرح ہر ایک ابتلا کے وقت ٹھوکر کھاتے ہیں اور بعض بدقسمت ایسے ہیں کہ شریر لوگوں کی باتوں سے جلد متاثر ہو جاتے ہیں، اور بدگمانی کی طرف ایسے دوڑتے ہیں جیسے کتا مردار کی طرف۔،، (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص:۸۸)

جب مرزا غلام احمد قادیانی کی پوری زندگی کی پچیس تیس سالہ محنت کا ثمرہ بقول ان کے ''جیسے کتا مردار کی طرف،، نکلا تو اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ ان کے بعد ان کی جماعت کی ''روحانیت،، کا معیار کتنا ''بلند،، ہوگا؟ لاہوری فریق نے قادیانی فریق کے اما (مرزا محمود) اور اس کے مقتدر لیڈروں پر، اسی طرح قادیانی فریق نے لاہوری فریق کے امیر (مسٹر محمد علی) اور اس کے ممتاز ممبروں پر (جو سب کے سب مرزا غلام احمد قادیانی کے یار غار[ا] اور طویل صحبت یافتہ تھے) الزامات کی جو بوچھاڑ کی ہے وہ کس کے علم میں نہیں؟ ان میں اخلاقی اعتبار سے زنا، لواطت، چوری، بدکاری، قتل وغارت، تعلّی وتکبر، حرام خوری، خودغرضی، فریب کاری، مغالطہ اندازی اور بددیانتی کے الزامات اور دینی لحاظ سے کفر وشرک، ارتداد ونفاق اور تحریف وتلبیس وغیرہ کے الزامات سرفہرست ہیں۔

یہ وہ لوگ تھے جن کی مرزا غلام احمد قادیانی کی اقویٰ واکمل اور اشد روحانیت نے برسہا برس تک تربیت کی جن کو مرزا غلام احمد قادیانی کے ''فرشتہ،، کہلانے کا شرف حاصل ہوا، جن کے حق میں مرزا غلام احمد قادیانی نے الہامی بشارتیں سنائیں جو

مرزا غلام احمد قادیانی کے نقیب اور داعی تھے۔ انھی کے ایسے اخلاقی قصے (جن کو سن کر تہذیب وشرافت سر پیٹ لے) گلی کوچوں میں گائے جاتے ہیں، اخباروں اور رسالوں میں چھپتے ہیں اور ان کی صدائے بازگشت سے عدالتوں کے کٹہرے گونج اٹھتے ہیں۔

یہ تھا مرزا غلام احمد قادیانی کی روحانیت کا اصلاحی کارنامہ، اور یہ تھا اس کے اس پُرغرور دعوے کا نتیجہ کہ ان کی روحانیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے۔ اللہ ہمارے بھائیوں کو فہم وبصیرت بخشے اور صراطِ مستقیم کی ہدایت فرمائے۔

خلاصہ یہ کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ (قادیان میں دوبارہ تشریف آوری) کا عقیدہ پیش کرنا، خود کو بروز محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت سے محمد رسول اللہ قرار دینا، اور پھر اس قادیانی بعثت کو مکی بعثت سے اعلیٰ وبرتر قرار دینا نہ صرف اسلامی عقیدہ کے خلاف، اور قرآن کریم کی تصریحات کے منافی ہے، بلکہ یہ عقل وخرد کے اعتبار سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر بدترین ظلم اور آپ سے ناقابل برداشت مذاق ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والوں کے دل میں اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وحرمت کی کوئی رمق باقی ہے تو ان سے حرمت نبوی کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ خدارا ان حقائق پر غور فرمائیں، اور مرزا غلام احمد قادیانی کی پیروی سے دستکش ہو کر حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت سے وابستہ ہو جائیں۔ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ان بھولے بھٹکے بھائیوں کو بھی صراطِ مستقیم کی ہدایت فرمائے اور شیطان لعین کے چنگل سے نجات عطا فرمائے۔

وصلی اللہ علی خیر خلقه سیدنا ومولانا محمد خاتم

النبیین وعلیٰ واله واصحابه اجمعین الیٰ یوم الدین

rahmat.JPG not found.

احمدی اور تصورِ ختم نبوت: ایک احمدی جوڑے سے گفت گو

ڈاکٹر محمد شہباز منج ☆

ایک یونیورسٹی کی احمدی طالبہ میری نگرانی میں ایم فل کا تھیسز لکھ رہی ہے۔ وہ اپنے کام کے سلسلے میں اپنے خاوند کے ساتھ میرے پاس آتی ہے۔ پہلی دفعہ تو وہ دونوں بہت گُھٹے گُھٹے سے لگے، تاہم میں نے روٹین کے مطابق ان سے بساط بھر عام نرم و مہمان نواز لہجے اور ٹون میں بات کی، اور کام سے متعلق لڑکی کی رہنمائی بھی کی۔ دی گئی رہنمائی کے مطابق کام کرنے کے بعد وہ دونوں میاں بیوی گذشتہ روز پھر آئے۔ رسمی ملاقات اور اور تھیسز سے متعلق گفت گو کے بعد میں نے کہا: میں ایک تحقیقی ذہن کا آدمی ہوں اور آپ بھی محقق ہیں، میری کسی بات کو مائینڈ نہیں کرنا، نہ میں آپ کی کوئی بات مائینڈ کروں گا، میں تفہیم کی خاطر آپ سے آپ کے مذہب کے حوالے سے ایک اہم سوال کرنا چاہتا ہوں، اگرچہ میں اپنے طور پر اس ضمن میں کچھ معلومات رکھتا ہوں، لیکن میں آپ سے جاننا چاہتا ہوں کہ آپ لوگ مرزا صاحب کو نبی مانتے ہیں یا نہیں؟ لڑکی نے کہا: ہم نے مرزا صاحب کی کتابوں میں تو کہیں نہیں پڑھا کہ انھوں نے اس طرح خود کو نبی لکھا ہو، جس طرح عام لوگ سمجھتے ہیں! میں نے کہا: تو پھر مطلب یہ ہوا کہ مرزا کے ساتھیوں اور پیروکاروں نے خود سے انھیں نبی کہنا شروع کر دیا! اگر ایسا ہے تو ان لوگوں نے خود سے بھی اور مرزا صاحب سے بھی زیادتی کی! لڑکی کہنے لگی: نہیں سر! انھوں نے تو دراصل مہدی ہونے کا دعوی کیا اور اس کے بارے میں حدیثیں بھی موجود ہیں۔ میں نے کہا: تو پھر یوں کہیے کہ مرزا صاحب نے نبی نہیں مہدی یا مسیح موعود ہونے کا دعوی کیا، تو پھر ان کو نبی کہنا غلط ہوا۔ لڑکی بولی: نہیں سر! دراصل ان کی نبوت محمد ﷺ کی نبوت کے تابع ہے، آپ کی نبوت کے اندر رہتے ہوئے آپ نے دین کی سربلندی اور تجدید کے لیے کام کیا۔ میں نے کہا: تو مجدد تو اور بھی بہت ہوئے ہیں امت میں، مرزا صاحب بھی اگر اسی طرح کے مجدد تھے، تو اس کے لیے نبوتِ محمدی ﷺ کے تابع نبوت کی کیا ضرورت تھی؟ فقط مجددیت سے کام چل سکتا تھا، لاہوری جماعت نے ان کو مجدد مانا بھی ہے، اور اسی بنا پر مین سٹریم احمدیوں سے ان کا اختلاف بھی ہے۔ پھر اگر آپ مرزا صاحب کو مجدد ہی مانتے ہیں تو آپ کا لاہوریوں سے کیا اختلاف ہے؟ نیز مجددیت اور نبوت میں جو کنفیوژن پیدا ہو رہی ہے، اس کو آپ کیسے حل کریں گے؟ مجھے فقط یہ سمجھا دیں کہ آپ کے نزدیک مرزا صاحب کا سٹیٹس، مجددیت، نبوت اور مہدویت وغیرہ میں سے فی الواقع کیا ہے؟ لڑکی احمدیت اور اسلام کے بارے میں قابلِ ذکر معلومات رکھتی تھی، لیکن مجھے وہ دوٹوک یہ بتانے میں ناکام رہی کہ ان کے نزدیک مرزا صاحب کا اصل سٹیٹس کیا ہے! وہ مختلف طریقوں سے مذکورہ تینوں چیزوں کو مرزا صاحب سے متعلق قرار دے رہی تھی۔ میں نے کہا اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں محض ایک دو باتیں کرلوں! وہ بولے ضرور سر! میں نے کہا: دیکھیے: مرزا صاحب کا خود کو کھل کر نبی نہ کہنا یا اپنی نبوت کو حضور ﷺ کی نبوت کے تابع قرار دینا یا اپنی نبوت کی تعبیریں ظلی و بروزی نبوت وغیرہ سے کرنا، اور آپ لوگوں کا کھل کر مرزا صاحب کو نبی نہ کہنا اور اس کی مختلف تعبیریں

☆ یونیورسٹی آف سرگودھا